© rasailojaraid.com

وفاق المدارس...... قدم بقدم

مولانا ولی خان المظفر

پرسنل سیکرٹری صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

پہلی قسط

تاریخی پس منظر

مذہب، سیاست اور علم و معرفت کی تاریخ کا طالب علم اگر بیسویں صدی عیسوی کی مذہبی، سیاسی اور علمی تاریخ کا بغور جائزہ لے تو اسے دار العلوم دیوبند اس میدان کا مینارۂ نور اور اس آسمان کا آفتاب عالمتاب نظر آئے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ سنہ 1830ء کی تحریک جہاد اور اس کے بعد 1857ء کی جنگ آزادی میں یکے بعد دیگرے شکستوں سے مسلمانوں کے حوصلے پست ہونے چاہیے تھے، مگر وہ پختہ کار مجاہدین اور راسخ علماء جو حضرت شاہ ولی اللہ اور ان کے خانوادے کے سیاسی و مذہبی علوم وافکار کے امین تھے حوادث زمانہ کی تلاطم خیز موجوں کے سامنے سدِ سکندری ثابت ہوئے۔ چنانچہ ان ہی علماء کے ایک گروہ نے حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی کی سرپرستی میں 1866ء کو ہندوستان کے ایک قصبے دیوبند میں ایک مدرسہ قائم کیا اور اسے علم و معرفت کے ساتھ ساتھ اپنے مذہبی و سیاسی خیالات و عزائم کی اشاعت کا مرکز بھی بنایا۔ اللہ رب العزت نے ان پاکیزہ نفوس اولوالعزم نائبین رسول ﷺ کی مساعی جمیلہ کو ایسا بار آور فرمایا کہ ان کے لگائے ہوئے شجر نے عباقرہ و نوابغ، فلاسفہ و مشائخ، صوفیاء و محدثین، علماء و مجاہدین کی صورت میں ایسا پھل دیا، جو اپنے مبارک ہاتھوں میں ایک طرف دینی قیادت کی مشعل اور دوسری طرف اسلامی سیاست کا پرچم تھامے ہوئے تھے۔ جنہوں نے تن، من، دھن کی بازی لگا کر دعوت و تبلیغ اور سیف و قلم کے وہ کارہائے نمایاں انجام دیے جن کی مثال پیش کرنے سے رہتی دنیا کی کوئی اور درسگاہ قاصر ہے۔

ان مجاہدین نے اپنی شمعِ فکر کی ضیاپاشیوں سے نہ صرف ہندوپاک کو منور کیا بلکہ پوری دنیا اور خاص کر عالم اسلام کے کونے کونے کو وہ تابانی بخشی کہ آج اس کی وجہ سے دنیا کا ایک عظیم حصہ بقعۂ نور بنا ہوا ہے۔ ان علماء نے علوم کے چراغ روشن کیے، مذہب کی اشاعت کی، بدعات و خرافات کا قلع قمع کر کے معاشرے کی اصلاح کی۔ اسی لیے اس دار العلوم کے قیام کے کچھ ہی عرصے بعد اس کے طرز پر ایک مدرسہ سہارنپور میں اور ایک مراد آباد میں بنا جو فی الحقیقت دار العلوم کی شاخیں تھیں، برصغیر میں ان شاخوں کی تعداد بڑھتے بڑھتے سینکڑوں کیا ہزاروں کی تعداد تک پہنچ گئی ہیں۔

اب یہ مدارسِ دینیہ مذہبِ اسلام کے وہ قلعے ہیں جہاں اسلامی فوجوں کی تشکیل و تنظیم ہوتی ہے، اور جہاں سے اسلام دشمن طاقتوں کے چیلنج قبول کیے جاتے ہیں، قرآن، حدیث اور فقہ کی تعلیمات سے لیس ہو کر یہاں کی فوجیں میدانِ مبارزت میں نکلتی ہیں، ان علوم کے حاملین ایک طرف تو حق و صداقت اور عدل و انصاف پر مبنی افکار و خیالات کی اشاعت کرتے ہیں اور دوسری طرف ملحدانہ خیالات اور باطل نظریات کی بیخ کنی بھی، ان مدارس میں قال اللہ اور قال الرسول کی صدائیں گونجتی ہیں اللہ ورسول کے احکام کے مطابق سیرتوں کی تعمیر کا جذبہ بیدار ہوتا ہے معاشرے میں رائج واہیات و خرافات قسم کے تمام رسوم و رواج کو نیست و نابود کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ”أشداء علی الکفار رحماء بینھم کے قیمتی درس دیے جاتے ہیں اور اللہ کی زمین پر اللہ ہی کی حکومت کا خیال دلوں پر نقش کرایا جاتا ہے یہ تمام کوششیں مدارس کی چار دیواری ہی میں ممکن ہیں۔

تأسیس وفاق

یہ مدارس جہاں جہاں قائم ہوئے تھے اپنی بساط و استطاعت کے مطابق دینی فرائض انجام دے رہے تھے۔ ہمارے اس خداداد مملکت میں بھی ایسے بے شمار ادارے معرضِ وجود میں آئے جو غیر منظم اور منتشر انداز میں خدمت دین بجالا رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے بزرگوں کے قلوب میں ان کی تنظیم و ترتیب، شیرازہ بندی و ہم آہنگی القاء فرمائی، ان اکابر نے ایک ایسے ادارے کی تشکیل کے لیے مساعی کا آغاز کیا، جو ملک بھر کے مدارس کی نمائندگی کرے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چنانچہ بالآخر جن کوششوں کا آغاز ہوا تھا وہ ثمر آور ہوئیں 20 شعبان المعظم سنہ 1373ھ مطابق 22 مارچ سنہ 1957ء کو جامعہ خیر المدارس ملتان کی مجلسِ شوریٰ کا اجلاس ہو رہا تھا (جامعہ خیر المدارس کی مجلس شوریٰ ملک کے عظیم علماء کرام پر مشتمل تھی) اجلاس کے دوران اپنی اہمیت کے پیشِ نظر یہ مسئلہ بھی زیر بحث لایا گیا اور پہلی مرتبہ اس معاملہ کو ایک اہم مسئلہ تسلیم کرتے ہوئے مناسب لائحہ عمل طے کرنے کے لیے مولانا شمس الحق افغانیؒ کی تحریک و تجویز پر پانچ رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی مولانا خیر محمد جالندھریؒ، مولانا شمس الحق افغانیؒ، مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ اور مولانا مفتی محمد عبداللہ ملتانیؒ اس کمیٹی کے رکن اور مولانا احتشام الحق تھانویؒ اس کمیٹی کے کنوینر مقرر ہوئے اس کمیٹی کا ہدف مدارس عربیہ کی بقاء و تحفظ تنظیم و ترقی، نصاب تعلیم کی ترتیب، معیارِ تعلیم کی بہتری اور ملت کے اتحاد میں دینی مدارس کے کردار کو مؤثر اور فعال بنانا تھا اور یہی کمیٹی وفاق المدارس العربیہ کے قیام کے لیے پیش خیمہ ثابت ہوئی۔

اس کنوینگ کمیٹی نے دائرہ عمل کو وسعت دینے اور مشترکہ لائحہ عمل مرتب کرنے کے لیے ملک بھر کے جید علما کرام اور اکابرین کی ایک سہ روزہ تنظیمی کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا، چنانچہ یہ کانفرنس 24، 22,23 شوال سنہ 1378ھ کو دار العلوم الاسلامیہ اشرف آباد (ٹنڈوالہ یار) میں منعقد ہوئی اس میں تعلیمی و تنظیمی معاملات نہایت تفصیل سے زیرِ بحث لائے گئے مدارسِ دینیہ کی شیرازہ بندی، نظم و نسق درس و تدریس اور نصاب و تربیت کے لیے آغازِ کار کے طور پر باتفاق آراء جید علمائے کرام پر مشتمل ایک تنظیمی کمیٹی تشکیل دی گئی۔

اس کمیٹی کے صدر حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھریؒ منتخب ہوئے جب کہ دیگر منتخب ارکان میں حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانیؒ، حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلویؒ اور حضرت مولانا محمد صادق صاحب بہاولپوریؒ کے اسماء شامل تھے، کانفرنس نے صدرِ مجلس کو کمیٹی کے ارکان کی تعداد میں مناسب اضافہ کا اختیار بھی دیا چنانچہ صدر مجلس حضرت مولانا جالندھریؒ نے مندرجہ ذیل علمائے کرام کو بطور رکن کمیٹی نامزد فرمایا:

1۔ حضرت مولانا فضل احمد صاحب کراچی۔2۔ حضرت مولانا مفتی محمد عثمان صاحب کراچی۔3۔ حضرت مولانا عرض محمد صاحب کوئٹہ۔4۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کراچی۔5۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھریؒ ملتان۔6۔ حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب ملتان 7۔ اور حضرت مولانا عبداللہ صاحب جالندھری ساہیوال۔

انتخاب و آغاز: حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھری کی زیر صدارت اس کمیٹی کے بعد میں دو اجلاس منعقد ہوئے پہلا اجلاس 16,17 ذیعقدہ اور دوسرا اجلاس 16,17 ذی الحجہ سنہ 1378ھ، دوسرے اجلاس میں تنظیمی کمیٹی کے ارکان کے علاوہ چند سر کردہ علما کرام بھی خصوصی دعوت پر شریک ہوئے جن میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ مولانا محمد عمر صاحب، مولانا محمد شفیع صاحب سرگودھا، مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ خٹک، مولانا عبدالخالق صاحب کبیروالا، علامہ خالد محمود صاحب سیالکوٹ، مولانا حافظ عبدالمجید صاحب فیصل آباد، مولانا محمد شفیع صاحب ملتان اور مولانا عبدالکریم صاحب کلاچی کے اسماء خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

اجلاس میں مدارس کے تعلیمی امور، تنظیمی معاملات اور اصلاح نصاب کے لیے اقدامات پر غور کیا گیا اور بالآخر متفقہ طور پر ایک وفاقی بورڈ قائم کرنے کا فیصلہ ہوا۔ اس بورڈ کا نام "وفاق المدارس العربیہ پاکستان" رکھا گیا۔ اس کا اغراض و مقاصد اور دستوری خاکہ مرتب ہوا۔ نیز اس اجلاس نے طے کیا کہ ماہ ربیع الثانی سنہ 1379ء میں جملہ مدارس عربیہ کے نمائندوں کا ایک اجلاس بلایا جائے، جس میں مرتبہ دستور کی منظوری حاصل کی جائے اور تین سال کے لیے "وفاق" کے عہدیداران کا انتخاب بھی کیا جائے اس انتخاب کے بعد موجودہ تنظیمی کمیٹی اپنے فرائض سے سبکدوش ہو کر خود بخود ختم ہو جائے گی۔

"تنظیمی کمیٹی کے اجلاس منعقدہ 16,17 ذی الحجہ سنہ 1378ھ 24,25 جون سنہ 1959ء میں طے شدہ پروگرام کے تحت 14,15 ربیع الثانی سنہ 1379ھ مطابق 18,19 اکتوبر سنہ 1959ء کو مجوزہ "وفاق المدارس العربیہ پاکستان" کا پہلا اجلاس حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھریؒ کی صدارت میں ہوا۔ اجلاس کی تین نشستیں ہوئیں ان میں تنظیمی کمیٹی کا مرتب کردہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا دستور بعض ضروری ترامیم کے ساتھ منظور کیا گیا اور آئندہ تین سال کے لیے وفاق کے عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا حسبِ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے۔

صدر = حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانیؒ نائب صدر نمبر1 = حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھریؒ نائب صدر نمبر2 = حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوریؒ **ناظم اعلیٰ** = حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ **ناظم** = **حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھی** **خازن** = حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحبؒ

صدر وفاق حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانیؒ نے دیگر عہدیداران کے مشورے سے درج ذیل حضرات کو وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی پہلی مجلس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عاملہ کے لیے بطور ارکان نامزد فرمایا۔

پہلی مجلس عاملہ

1۔ حضرت مولانا احتشام الحقؒ صاحب تھانوی مہتمم دار العلوم الاسلامیہ اشرف آباد (ٹنڈوالہ یار) 2۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ صاحب، مہتمم دار العلوم۔ کراچی۔ 3۔ حضرت مولانا فضل احمد صاحب، مہتمم مدرسہ مظہر العلوم کھڈہ، کراچی 4 ۔ حضرت مولانا عرض محمد صاحب مہتمم مدرسہ مطلع العلوم کوئٹہ (بلوچستان) 5۔ حضرت مولانا مفتی محمد صادق صاحبؒ سابق ناظم محکمہ امور مذہبیہ ریاست بہاول پور 6۔ حضرت مولانا عبید اللہ صاحب، نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور 7۔ حضرت مولانا احمد علی صاحبؒ لاہوری مہتمم مدرسہ قاسم العلوم شیر انوالہ گیٹ لاہور 8۔ مولانا پروفیسر یوسف علی سلیم صاحب چشتیؒ ایڈیٹر "ندائے حق" لاہور 9۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحبؒ رائے پوری صدر مدرس جامعہ سرشیدیہ ساہیوال 10۔ حضرت مولانا محمد شفیع صاحبؒ مہتمم سراج العلوم، سرگودھا 11۔ حضرت مولانا عبدالحنان صاحب مہتمم دار العلوم حنفیہ عثمانیہ راولپنڈی 12۔ حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحبؒ امیر نظام العلماء صوبہ سرحد 13۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحب مہتمم دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک (پشاور) 14۔ حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ مہتمم مدرسہ تجوید القرآن ضلع ہزارہ 15۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھریؒ مہتمم مدرسہ منور الاسلام چک 449 / گ ب ضلع فیصل آباد 16۔ حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب مہتمم مدرسہ نجم المدارس کلاچی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

دوسری مجلسِ عاملہ :

مجلسِ عاملہ کا دوسرا اجلاس منعقدہ سنہ 1382 میں صدارت کے لیے مولانا خیر محمد صاحبؒ نائب صدر اول مولانا محمد یوسف بنوریؒ نائب صدر دوم مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ سرگودھا ناظم اعلیٰ کے لیے مفتی محمودؒ صاحب اور ناظم کے منصب کے لیے مولانا محمد ادریس صاحب میر ٹھی کا انتخاب عمل میں آیا۔

تیسری مجلس عاملہ :

مطابق 30/31 مئی سنہ 1973ء میں مولانا محمد یوسف بنوریؒ اور نائب صدر اول مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک، نائب صدر دوم مولانا عبداللہ صاحب ساہیوال مقرر ہوئے۔

مولانا مفتی محمودؒ ناظم اعلیٰ، مولانا محمد ادریس صاحب میر ٹھی نائب ناظم اول اور مولانا محمد عبداللہ صاحب ملتان نائب ناظم دوم مقرر ہوئے۔

چوتھی مجلسِ عاملہ :

سنہ 1398ھ کے اجلاس میں مولانا مفتی محمودؒ صاحب صدر اور مولانا محمد ادریس صاحب میر ٹھی کو ناظم اعلیٰ منتخب کیا گیا۔

21 محرم سنہ 1401ھ مطابق 30 نومبر 1980ء کے اجلاس میں حضرت مولانا عبدالحقؒ کو سرپرست اور مولانا محمد ادریس صاحب میر ٹھی وفاق کے صدر مولانا عبید اللہ صاحب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور نائب صدر مولانا سلیم اللہ خان صاحب مہتمم شیخ الحدیث جامعہ فاروقیہ کراچی، ناظم اعلیٰ اور مفتی محمد اور شاہ صاحب مفتی جامعہ قاسم العلوم ملتان ناظم منتخب ہوئے اور صدر نے درج ذیل حضرات کو مجلسِ عاملہ کے لیے رکن نامزد فرمایا۔

1۔ مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب کراچی (2) مولانا محمد رفیع عثمانی صاحب کراچی (3) مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچی (4) مولانا محمد ایوب جان صاحب بنوری پشاور (5) مولانا مفتی زین العابدین صاحب فیصل آباد (6) مولانا محمد حنیف صاحب جالندھری ملتان (7) مولانا حمد اللہ صاحب ٹیڑھی (8) مولانا غلام محمد صاحب کو لاب جیل (9) مولانا سمیع الحق صاحب اکوڑہ خٹک (10) مولانا محمد عبداللہ صاحب اسلام آباد (11) مولانا عبدالمجید صاحب کہروڑ پکا (12) مولانا محمد امین صاحب کوہاٹ (13) مولانا عبدالواحد صاحب کوئٹہ (14) مولانا مفتی غلام قادر صاحب خیر پور ٹامیوالی (15) مولانا محمد حسن جان پشاور (16) مولانا محمد یوسف صاحب آزاد کشمیر۔

چھٹی مجلسِ عاملہ :

اجلاس عاملہ منعقدہ 8 جمادی الاخریٰ سنہ 1404ھ مطابق 12 مارچ سنہ 1984ء میں موجودہ قیادت پر مکمل اعتماد کرتے ہوئے پانچویں مجلس عاملہ کے منتخب عاملہ کو برقرار رکھا اور مجلسِ شوریٰ کے اجلاس منعقدہ 9 جمادی الاخریٰ سنہ 1404ھ مطابق 13 مارچ سنہ 1984ء میں مجلس عاملہ کے اس فیصلے کی توثیق کی گئی۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مذکورہ بالا تنظیم کے بعد سے اب تک بالترتیب مندرجہ ذیل علما کرام مختلف سیشنوں میں عہدیدار منتخب ہوتے رہے۔

صدر : حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانیؒ حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھریؒ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوریؒ حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ حضرت مولانا محمد ادریس میر ٹھی صاحب کراچی حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب کراچی۔

© rasailojaraid.com

نائب صدر :۔ حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھریؒ، حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھا، حضرت مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ خٹک، مولانا محمد عبداللہ صاحب ساہیوال، مولانا محمد ادریس صاحب میرٹھی کراچی، مولانا محمد عبیداللہ صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری ملتان اور حضرت مولانا محمد حسن جان صاحب پشاور۔

ناظم اعلیٰ :۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ، حضرت مولانا محمد ادریس صاحب میرٹھی کراچی، حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب کراچی، حضرت مولانا حبیب اللہ مختار صاحب کراچی اور حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری ملتان۔

ناظم :۔ مولانا محمد ادریس صاحب میرٹھی، مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب ملتانی، مولانا حبیب اللہ صاحبؒ ساہیوال مولانا مفتی محمد انور شاہ صاحب بنوں حضرت مولانا سید اللہ صاحب ڈی آئی خان، حضرت مولانا انوار الحق صاحب اکوڑہ خٹک۔

خازن :۔ مولانا مفتی عبداللہ صاحب ملتان، مولانا محمد شریف صاحب جالندھری ملتان اور حضرت مولانا فیض احمد صاحب ملتان۔

مجلس عاملہ :۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی پہلی مجلسِ عاملہ میں شامل حضرات کے علاوہ اب تک جو علمائے کرام مجلسِ عاملہ کے ارکان نامزد ہوتے آئے ہیں ان کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

مولانا محمد احمد صاحب تھانوی، علامہ علاؤالدین صدیقی (سابق وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی) مولانا عبدالرحمٰن صاحب چارسدہ، مولانا عبیداللہ صاحب انور لاہور، مولانا حامد میاں صاحب لاہور، مولانا ظفر احمد صاحب ٹنڈوالہ یار، مولانا محمد ایوب جان صاحب بنوری پشاور، مولانا عبیداللہ صاحب لاہور، مولانا فضل احمد صاحب فقیروالی، مولانا قاری عبدالسمیع صاحب سرگودھا، مولانا مفتی محمد شفیع صاحب ملتان، مولانا مفتی غلام قادر صاحب خیرپور ٹامیوالی، مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب راولپنڈی، مولانا منظور الحق صاحب کبیروالا، مولانا عبدالغنی صاحب فیصل آباد، مولانا عبدالرؤف صاحب پشاور، مولانا محمد شریف صاحب جالندھری ملتان، مولانا علی محمد صاحب کبیروالا، مولانا عبدالواحد صاحب کوئٹہ، مولانا مفتی احمد الرحمان صاحب کراچی، مولانا مفتی محمد انور شاہ صاحب بنوں، مولانا محمد یوسف صاحب پلندری (آزاد کشمیر)، مولانا سمیع الحق صاحب اکوڑہ خٹک، مولانا محمد امین صاحب کوہاٹ، مولانا عبدالمجید صاحب کہروڑپکا، مولانا قاری محمد حنیف صاحب جالندھری ملتان، مولانا مفتی زین العابدین صاحب فیصل آباد، مولانا محمد عبداللہ صاحب اسلام آباد، مولانا غلام محمد صاحب کولاب جبیل، مولانا محمد اسعد صاحب تھانوی کراچی، مولانا محمد رفیع صاحب عثمانی کراچی، مولانا محمد اسماعیل صاحب کراچی، مولانا حبیب اللہ صاحب ساہیوال، مولانا فیض احمد صاحب ملتان، مولانا محمد حسن جان صاحب پشاور، مولانا حمد اللہ صاحب ٹھیٹری۔ حضرت مولانا امین الحق صاحب باغ آزاد کشمیر، حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب مانسہرہ، حضرت مولانا محمد انور صاحب کبیروالا، حضرت مولانا عبدالغفور قاسمی صاحب ٹھٹھہ۔ حضرت مولانا عبدالحق کوثر صاحب، حضرت مولانا قاری مہر اللہ صاحب، کوئٹہ، حضرت مولانا فضل الرحمان درخواستی صاحب رحیم یارخان، حضرت مولانا نذیر احمد صاحب فیصل آباد، حضرت مولانا فضل الرحیم صاحب لاہور، حضرت مولانا مشرف علی تھانوی صاحب لاہور، حضرت مولانا انوار الحق صاحب اکوڑہ خٹک، حضرت مولانا نصیب علی شاہ صاحب بنوں، حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر کراچی، حضرت مولانا مفتی محمد خالد صاحب ہالا (حیدرآباد) حضرت مولانا عطاء اللہ صاحب گلگت، حضرت مولانا عبدالحی صاحب کوئٹہ، حضرت مولانا محسن شاہ صاحب ڈی آئی خان، حضرت مولانا عبداللہ جان کوئٹہ، حضرت مولانا قاضی عبدالرشید صاحب اسلام آباد، حضرت مولانا قاری عبدالرحمٰن صاحب خضدار، حضرت مولانا حافظ حسین احمد مردان، حضرت مولانا انوار حسن صاحب مردان، حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کنڈیارو، حضرت مولانا ڈاکٹر سیف رحمٰن، حیدرآباد، حضرت مولانا محمد اکمل جتوئی نواب شاہ، حضرت مولانا میر حسن صاحب لاڑکانہ اور حضرت مولانا محمود الحسن اشرف، مظفر آباد۔

اجمالی کارکردگی :۔ جن امور کے پیشِ نظر تنظیم وجود میں آئی تھی اور جن اہداف و مقاصد کے لیے اس کی بنیاد ڈالی گئی تھی ان کے حصول کے لیے مسلسل کوشش اور مؤثر اور بے داغ کردار ادا کرنے کی وجہ سے وفاق المدارس کو ملک بھر میں بہت پذیرائی حاصل ہوئی جامع نصاب کی ترتیب، شہادات کا اجراء جدید علوم و فنون اور عصری تقاضوں کے پیشِ نظر مروجہ نصاب میں ترمیم و تصرف، فکری ہم آہنگی، نظامِ تعلیم، امتحانات کی یک جہتی، مدارس کی بقاء و استحکام کی خاطر مؤثر اقدامات اور دیگر لامحدود فوائد اور مصالح کا جب مشاہدہ کیا گیا تو اہل علم اور مدارس عربیہ کے ارباب بسط و کشاد کو وفاق المدارس کی ضرورت کا احساس ہوا اور جوں جوں مدارس عربیہ پر اس کا کردار واضح ہوتا گیا اور دینی حلقوں کو اس کی افادیت کا احساس ہونے لگا تو وفاق سے وابستگی اور اس کے ساتھ الحاق کی اہمیت اور بھی نکھر کر عیاں ہوتی گئی، یوں اس سلسلۃ الذہب کی کڑیاں اب سات ہزار کے لگ بھگ ہیں۔

[redacted]

© rasailojaraid.com